الجواب: اذان کہنے کے متعدد طریقے ہیں اور وہ سب سنت سے ثابت ہیں
ایک تو وہ جو حضرت بلالؓ کا طریقہ تھا یعنی وہ اذان جو حنفیوں میں متداول اور مشہور ہے یعنی اللہ اکبر
چار بار باقی دو دو بار آخر میں لاالٰہ الا اللہ ایک بار اور تکبیر وہ جو عموماً اہلِ حدیث کہتے ہیں۔ "قدقامت
الصلوٰۃ" کے سوا باقی سب کلمے اکہرے اکہرے۔

"عن انس قال امر بلال ان یشفع الاذان ویوتر الاقامۃ
زاد یحیٰی فی حدیثہ عن ابن علیۃ، فحدثت بہ ایوب فقال الا الاقامۃ
(مسلم) و کذا روی عن ابن عمر رواہ ابوداؤد"

دوسرا طریقہ یہ کہ جیسی اذان ویسی تکبیر یعنی اللہ اکبر چار بار پھر سب دو دو بار۔

"ان بلالا اذن بمنی و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم
مرتین مرتین واقام مثل ذالک (رواہ ابو الشیخ کذا فی النیل)

امام شوکانی فرماتے ہیں یہ حکم صحیح قابلِ احتجاج ہے کہ جیسی اذان ویسی تکبیر بھی۔

"اذا عرفت ھذا تبین لک ان احادیث تثنیۃ
الاقامۃ صالحۃ للاحتجاج بھا لما اسلفناہ"

بہر حال اس طور کی اذان اور تکبیر سے بدکنا نہیں چاہیے کیونکہ یہ بھی ثابت ہے۔
یہی نظریہ امام احمد، امام اسحٰق، امام داؤد بن علی ظاہری کا ہے:

"قال ابو عمر بن عبد البر ذھب احمد بن حنبل واسحٰق ابن
راھویہ داؤد بن علی ومحمد بن جریر الی اجازۃ القول بکل ما روی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ذالک وحملوہ علی
الاباحۃ" (نیل)

دوہری اذان

دوہری اذان سے سائل کی مراد غالباً "ترجیع" ہے۔ یہ دوہری اذان
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی تھی۔ حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ۸ھ
میں یہ اذان سکھائی اور وہ ۵۹ھ تک مکہ مکرمہ میں دیتے رہے:

"عن ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان
"اللہ اکبر اللہ اکبر (وفی طرق الفارسی فی صحیح مسلم اربع مرات۔ نووی) اشھد

ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان لا الٰہ الا اللہ اشھد ان محمد رسول اللہ
اشھد ان محمد رسول اللہ ثم یعود فیقول اشھد ان لا الٰہ الا اللہ
اشھد ان لا الٰہ الا اللہ مرتین اشھد ان محمد رسول اللہ (وفی نسخۃ
اشھد ان محمد رسول اللہ) مرتین حی علی الصلوٰۃ مرتین حی
علی الفلاح مرتین زاد اسحٰق اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا
اللہ (مسلم)

ہاں ان کی تکبیر میں "ترجیع" نہیں تھی، اس لیے حضرت ابو محذورہؓ نے فرمایا تھا۔ مجھے حضورؐ نے اذان کے کلمے (۱۹) اور تکبیر کے (۱۷) سکھائے تھے۔

"ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان التاسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ وقال الترمذی حدیث حسن صحیح"

اذان کے کلمے (۱۹) بنتے ہیں جب "ترجیع" ہو اور تکبیر کے (۱۷) بنتے ہیں جب وہ "دوہری" ہو مگر اس میں "ترجیع" نہ ہو۔ "ترجیع" کے معنے ہیں کلمہ شہادتین ایک دفعہ آہستہ آواز میں دو دو بار پھر اونچی آواز میں مکرر دو دو بار۔

جو حضرات "ترجیع" سے بدکتے ہیں وہ بھی غلطی کرتے ہیں۔ جیسے کہ کچھ لوگ دوہری تکبیر سے گھبراتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں ثابت ہیں ہاں اکہری تکبیر کی روایت زیادہ صحیح ہے لیکن دوسری روایت میں ایک بات زائد ملتی ہے۔ اس لئے امام شوکانیؒ فرماتے ہیں وہ صحیح ہے یعنی اس پر بھی عمل ہو سکتا ہے بہت سے ائمہ کا یہی نظریہ ہے:

"قالوا کل ذالک جائز لانہ قد ثبت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمیع ذالک وعمل بہ اصحابہ فمن شاء قال اللہ اکبر اربعا فی اول الاذان ومن شاء ثنی الاقامۃ ومن شاء افردھا الا قولہ قد قامت الصلوٰۃ فان ذالک مرتان علی کل حال"
(کذا قال ابن عبد البر۔ نیل)

ہمیں اپنے بعض اساتذہ سے یہ تاثر بھی ملا ہے کہ اگر اذان ترجیع والی ہو تو تکبیر بھی وہی ہو یعنی "دوہری" ہو۔ اگر اذان بلالؓ والی ہو تو تکبیر بھی وہی یعنی قد قامت الصلوٰۃ اور اللہ اکبر